

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لے کے ناں میں سوئے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اچا اُسا ناں

برصغیر کی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ (Linguistic Survey of India)

سر جارج ابراہام گریسن

مترجم:

پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین

برصغیر کی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ
(Linguistic Survey of India)

جلد: 8

حصہ: اول

ہند آریائی خاندان، شمال مغربی گروہ

سندھی اور لہندا

سر جارج ابراہام گریہرسن

مترجم:

پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین

گندھارا ہندو کوا کیڈمی، پشاور

جملہ حقوق بحق گندھارا ہندکو اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب	برصغیر کی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ (جلد VIII حصہ اول)
محقق	سر جارج ابراہام گریمرسن
مترجم	پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین تحقیق
موضوع	حسیب سلمان، بلال احمد، نعمان قیوم
کمپوزنگ	ثاقب حسین
سرورق	2017ء
سال اشاعت	محمد ضیاء الدین
اہتمام اشاعت	جنرل سیکریٹری، گندھارا ہندکو بورڈ پشاور
جی ایچ اے اشاعت حوالہ	F.155/17
قیمت	1200/- روپے
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
پرنٹر	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ، پشاور
ISBN No.	978-969-687-144-6
ملنے کا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی
	2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2- چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

www.gandharahindko.com

انتساب

میں اپنی یہ کاوش اپنے پہلے شیخ اُستاد
اپنے والد محمد یعقوب نیاز
کو منسوب کرتی ہوں

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
(د)	☆ تعارفی نوٹ جارج اے گریہرسن
(ڈ)	☆ شمال-مغربی گروہ پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین
(ص)	☆ گندھارا سے موہنجوداڑو کا سفر محمد ضیاء الدین
(ط)	☆ Linguistic Survey of India کی II جلدوں کی تفصیل
2	1- لہندا یا مغربی پنجابی
2	☆ کہاں بولی جاتی ہے
3	☆ زبان کا نام
4	☆ ہمسایہ لہجوں میں حیثیت / مقام
11	2- لہجے
11	☆ معیاری لہندا
13	☆ مولتانی (ملتانی)
13	☆ سرانگی
14	☆ کھیترانی اور جافری
15	☆ تھلی
16	☆ شمال-مغربی لہجہ
20	☆ بولنے والوں کی تعداد
27	3- لہندا گرامر (قواعد) کا خاکہ
27	☆ تلفظ
32	☆ حروف علت

33	☆	تلفظ اور حروف علت کی آواز میں تبدیلی
34	☆	حروف صحیح
36	☆	اسم
37	☆	گردان
47	☆	صفت
49	☆	ضمیر
53	☆	فعل
60	☆	مصدر
74		4- شاہپور کی اہندا
77		5- جھنگ اور لائپور کی اہندا
89	☆	جھنگ کی نسوانی
90	☆	جھنگ کی کاچھڑی
91	☆	لائپور کی جانگی
92		6- مونٹ گری کی اہندا
93		7- گجرانوالہ کی اہندا
95		8- گجرات کی اہندا
97		9- ملتان کی ملتان
97	☆	گردان
99	☆	صفت
102	☆	فعل - معاون و مکمل فعل
113	☆	ضمیری لاحقے
116	☆	نمونے
121		10- مظفر گڑھ کی ملتان

127	11۔ بہاولپوری	
130	12۔ ڈیرہ غازی خان کی ہندکی	
132	☆ الفابیٹ (الف ب)	
135	☆ اسم۔ جنس	
136	☆ گردان	
140	☆ صفت	
144	☆ ضمیر	
164	13۔ سراینیکی ہندکی	
166	☆ بالائی سندھ کی سرحد کی سراینیکی ہندکی	
168	☆ شکار پور کی سراینیکی ہندکی	
169	☆ کراچی کی سراینیکی ہندکی	
170	☆ خیر پور کی سراینیکی ہندکی	
173	☆ حیدرآباد کی سراینیکی ہندکی	
174	☆ تھراور پارکر کی سراینیکی ہندکی	
175	☆ کھیترا نی یا کھیترا نی اور جافری	
201	14۔ تھل کے لہجے، دیراوال اور ہندکو	
211	☆ شاہپور کی تھلی۔ نمونہ	
215	☆ جھنگ کی تھلو چڑی	
216	☆ جہلم کی تھلی	
219	☆ ڈیرہ اسماعیل خان کی جاگلی اور دیراوالی	
220	☆ نمونے	
223	☆ میانوالی اور بنوں کی ہندکو یا ملکی	
225	☆ نمونے	

229	15۔ جنوبی ہند میں الفاظ اور جملوں کی معیاری فہرست
235	☆ شمال۔ مشرقی ہند
248	☆ سالٹ ریج کی ہند
249	☆ الفاظ کا ذخیرہ
252	☆ تلفظ
254	☆ گردان
264	☆ ادائکاری یا آدائی (اعوان کی)
266	☆ الفاظ کا ذخیرہ
266	☆ گردان
270	☆ نمونے
274	16۔ کوہاٹ کی ہند کو
281	☆ نمونے
286	17۔ گھیبی
288	☆ نمونے
293	18۔ پٹھواری
295	☆ تلفظ
306	☆ نمونے
312	19۔ پہاڑی علاقے کی ہند
312	☆ ڈھونڈی۔ کنوالی
317	☆ نمونے
322	☆ چھالی اور چھٹی
336	☆ نمونے
340	20۔ شمال۔ مشرقی ہند اور معیاری الفاظ اور جملوں کی فہرست

366	21- شمال- مغربی اہندا
368	☆ دھنی
369	☆ تلفظ
370	☆ گردان
372	☆ ضمیر
375	☆ نمونے
380	22- پشاور کی ہندکو
384	☆ نمونے
390	23- ہزارہ کی ہندکو
393	☆ نمونہ
395	☆ تنغولی
399	☆ نمونہ
401	24- شمال- مغربی اہندا کے معیاری الفاظ اور جملوں کی فہرست

تعارفی نوٹ

اس جلد کی تیاری کی ذمہ داری میں نے خود اٹھائی ہے مگر اس کو مختلف مراحل میں تیار کیا گیا ہے ان میں سے کئی حصے کئی برس قبل تیار کئے گئے تھے اور باقی حال ہی میں تیار کئے ہیں اس لئے شاید بعض مقامات پر کچھ خامیاں محسوس ہوں گی حالانکہ میں نے حتی المقدور ان سے بچنے کی کوشش کی ہے خصوصاً داردی (Dardic) زبانوں کے حصہ میں معلومات نہ ہونے کی وجہ سے یہ ناگزیر تھا۔ اس گروہ کی بعض زبانیں تو پہلی بار زیر بحث آئی ہیں اور جو کچھ تحریر کیا گیا ہے وہ بھی بہت ہی مشکل سے دستیاب ہو سکا ہے سب سے اہم مثال وی ویری (Wasiveri) زبان کی ہے جو کافرستان کے مرکز میں بولی جاتی ہے اس کا تمام مواد ایک ناخواندہ چرواہے سے حاصل کیا گیا ہے جو بہت تلاش کے بعد ملا تھا اور اسے اپنی زبان کے علاوہ کوئی اور زبان نہیں آتی تھی۔

یہ جلد ہنزہ نگر کی زبان بروشسکی کے مختصر بیان پر ختم ہوتی ہے جو کہ کسی طرح بھی داردی زبانوں سے نسبت نہیں رکھتی اور نہ ہی اس تمام جائزے میں شامل کسی دوسری زبان سے کوئی واسطہ ہے اسے صرف جغرافیائی تعلق کی وجہ سے شامل کیا گیا ہے یہ اس لئے بھی کیا گیا ہے کیونکہ اس زبان کو بولنے والوں کے آباؤ اجداد کسی زمانے میں اُس پورے خطے پر قابض تھے جہاں اب داردی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

جارج اے گریمرسن

کیمبرلی

20 مارچ 1915ء

شمال۔ مغربی گروہ

ہند آریائی زبانوں کے شمال مغربی گروہ میں دو زبانیں شامل ہیں سندھی اور لہندا۔ ان زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اس سروے اجازے کے لئے یہ موصول ہوئی ہیں۔

سندھی۔ 3069470

لہندا۔ 7092781

کل تعداد۔ 10,162,251

کہاں کہاں بولی جاتی ہیں

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس گروہ کی زبانیں ہندوستان (برصغیر کے بالکل شمال مغرب میں بولی جاتی ہیں یہ پنجاب میں مشرقی طول بلد (Longitude) کی 74 کے مغرب میں، سندھ، پنجاب اور کچھ کے جنوب میں بولی جاتی ہیں پنجاب میں ان کی سرحدی حد مغرب میں افغانستان ہے اور سندھ میں اس کی سرحدی حد بلوچستان ہے، تاہم سندھ میں سندھی زبان کچھی گندھاوا (Kachchi Gandhava) اور لس نیلی کی سیاسی سرحدوں کو پار کر جاتی ہے جو دونوں علاقے بلوچستان کی جغرافیائی حدود میں ہیں۔

لسانی سرحدیں

افغانستان اور بلوچستان میں ایرانی زبانیں بولی جاتی ہیں جو سندھی اور لہندا سے مختلف ہیں شمال میں شمال مغربی گروہ کی زبانیں۔ شمال مغربی سرحد (North West Frontier) کی داری (ان کو پشتاچی بھی کہا گیا ہے زبانوں سے ملحق ہیں جن میں کشمیری سب سے زیادہ اہم ہے۔ ان زبانوں کا مذکورہ زبانوں (سندھی اور لہندا) سے قریبی تعلق ہے مشرق کی طرف لہندا سے پنجابی ملتی ہے اور سندھی سے راجستھانی۔ جنوب کی طرف لہندا سے سندھی اور سندھی سے گجراتی جا ملتی ہے۔

ہمسایہ ہندوستانی زبانوں میں حیثیت

لہندا کی پنجابی سے خاص نسبت ہے جس کا ذکر آگے آئے گا یہاں پر مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ پورا پنجاب دو بالکل ہی مختلف زبانوں کے تعلق کا مقام ہے جیسے لہندا کی ماں بولی (Perfect Language) داری وادی سندھ کے مشرق میں موجود ہے اور قدیم مدھیہ دلش (Lid-land) کی زبان جو موجودہ مغربی

ہندی کی ماں بولی ہے جو کہ وادی جمنہ کے مغرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ پنجاب میں یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے میں ضم ہو جاتی ہیں مشرقی پنجاب میں قدیم لہندا کی لہر تقریباً ختم ہو جاتی ہے اور اس کے اوپر قدیم مغربی ہندی کا راج ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وجود میں آنے والی زبان ہے۔ ”پنجابی“۔ مغربی پنجاب میں قدیم مغربی ہندی کی لہر ختم ہوتی گئی اور اس کے اوپر لہندا راج قائم ہو گیا جس کے نتیجے میں موجودہ لہندا زبان وجود میں آئی اس لئے طے ہوا کہ لہندا کی بنیاد داری ہے مگر قدیم مغربی ہندی کے آثار بھی اس میں موجود ہیں۔ ایسے آثار پنجابی میں کثرت سے ہیں اور بڑی اہمیت رکھتے ہیں لہندا کو ایک ایسی داری زبان کہا جاسکتا ہے جس پر مغربی ہندی کا اثر ہے جبکہ پنجابی مغربی ہندی ہی کی ایک شکل ہے جس پر داری اثر ہے۔ اس کے برعکس سندھی داری زبانوں سے زیادہ واضح تعلق ظاہر کرتی ہے کیونکہ اس کے مشرق میں موجود مغربی راجپوتانہ کا صحرا اسے بیرونی ملاوٹ سے محفوظ رکھتا ہے جس طرح لہندا اپنی بنیاد سے غیر محسوس انداز میں پنجابی میں مدغم ہو جاتی ہے اسی طرح راجستھانی میں مدغم نہیں ہوتی بلکہ اس سے بہت مختلف رہتی ہے وہاں پر بعض سرحدی لہجے محض گڈ مڈ ہیں کسی باقاعدہ لسانی تبدیلی کے مراحل نہیں ہیں۔

دیگر ہندوستانی زبانوں میں حیثیت / مقام

زبانوں کا شمال۔ مغربی گروہ ہند آریائی زبانوں کے بیرونی دائرے میں شامل ہے اس بیرونی دائرے میں جنوبی زبان مراٹھی اور مشرقی گروہ کی زبانوں سے بنگالی، بہاری اور آسامی شامل ہیں ان تمام زبانوں کا آپس میں رشتہ اور وسطی زبانوں، راجستھانی پہاڑی اور مغربی ہندی سے تعلق اس سروے کے تعارف جلد میں زیر بحث آئے گا۔ ان میں سے جو زبانیں شمال مغربی گروہ کی زبانوں سے کوئی تعلق ظاہر کر سکتی ہیں وہ ہیں تین پہاڑی زبانیں (جو جلد نہم میں شامل ہیں) ان زبانوں کی سندھی کی مانند داری زبانوں سے بنیاد جڑی ہوئی ہے۔

قدیم تاریخ

وہ ملک / علاقہ میں شمال مغربی گروہ کی زبانیں بولی جاتی ہیں اس کو ”مہا بھارت“ میں خشک، سخت اور سنگدل کہا گیا ہے اور آریائی تہذیب کے دائرے سے تقریباً خارج زدہ ہے (حوالہ: جلد نہم حصہ چہارم اور صفحہ 4) اس زمانے میں لہندا کا علاقہ دوراجوں (Kingdoms) پر مشتمل تھا۔ جن میں ایک ”گندھارا“ (موجودہ پشاور کے آس پاس کا ملک / علاقہ) اور دوسرا ”کیکیا“ (دریائے سندھ کے زیریں حصہ کے بائیں کنارے پر) تھا، جبکہ سندھی (زبان) کے علاقہ میں اس وقت ”سندھوس“ اور ”سویراس“ شامل تھے اگرچہ ”مہا بھارت“ میں اس تمام ملک (علاقے) کے باشندوں کو خراب کردار دیا گیا ہے، تاہم یہ بات مصدقہ ہے کہ گندھارا کا دارا

لخلافہ ”تکش سلا“ (Takshasilila) حضرت عیسیٰ سے چھ صدیاں قبل ہندوستان کی سب سے بڑی درسگاہ (University) کا مقام تھا (اگرچہ بعض ماہرین کی رائے اس سے مختلف ہے تاہم میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ”بدھ مت“ (Buddhism) کی جنوبی دھرمی تحریر کی زبان ”پالی“ تکش سلا میں بولی جانے والی قدیم زبان کا ادبی روپ ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں اور پینچاچی پراکرت میں کئی مشترکہ باتیں نظر آتی ہیں اس (درسگاہ) کے کھنڈرات آج بھی ضلع راولپنڈی میں موجود ہیں اس درسگاہ کے قریب ”سلا توره“ (Salatura) میں سنسکرت کا سب سے بڑا ”ویا کرنی“ (Grammarian) ”پانینی“ چار یا پنج قبل مسیح میں پیدا ہوا تھا اس زمانے میں کیکایہ کی سرزمین بھی اپنی علمیت کی وجہ سے مشہور تھی ہمیں ”چھاندو گیا اپنشد“ (Chhandogya Upanished Vol. XI) سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح کوئی پانچ دھرمی ماہرین (Theologians) ایک برہمن کے پاس بعض مشکل سوالات لے کر آتے تھے جن کے جوابات وہ نہیں دے سکتا تھا، اس لئے اس نے ان کو کیکایہ کہتے تھے کہ کھتری راجا کے پاس بھیجا تھا جس نے حضرت سلیمان کی طرح ان کی تمام مشکلات دور کر دی تھیں۔

ہندوستانی دیو مالا میں دو مشہور کردار بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق لہندا کے علاقے سے تھا۔ گندھارا سے ”دھرتا راشتہ“ (Dhirtarashtra) کی زوجہ ”گندھاری“ جو کہ در یودھن (Duryodhana) اور اس کے نو بھائیوں کی ماں تھی جو ”مہا بھارت“ والی لڑائی کے اہم کردار ”کورؤ“ تھے۔ ایک اور عورت ”کیکایہ“ سے ”کیکئی“ آئی جو ”دسرتھ“ (Dasarth) کی بیوی اور ”رام چندر“ کی سوتیلی ماں تھی یہ وہ ہی تھی جس کی سازش کی وجہ سے رام چندر کو بنواس ابناس لینا پڑا تھا جس کا ذکر ایک اور ہندوستان کی جنگی (زرمیہ) داستان ”راماین“ میں کہا گیا ہے۔ مغربی پنجاب ہمیشہ شمال اور مغرب کی جانب سے آنے والے حملہ آوروں کی زد میں رہا ہے وہیں سے آریہ ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ دوسرا معلوم حملہ فارس کے ”دارا“ اول (485-521 ق.م) کا تھا جو گوتم بدھ کے دور کے فوراً بعد ہوا تھا۔ ”ہیروڈوٹس“ کے مطابق اس نے اس کو فتح کر کے دو ”پرگنوں“ (علاقوں) میں تقسیم کر دیا تھا جن میں سے ایک میں گندھارا شام تھا (ہیروڈوٹس 91-iii) جبکہ وادی سندھ کے باشندے اپنے طور پر بیسواں ”پرگنا“ قائم کئے ہوئے تھے۔ (اس حوالے سے رالینسن (Rawlinson) کی طرف سے کئے گئے ہیروڈوٹس کے ترجمے کو بھی دیکھا جا سکتا ہے) اس سے آگے دارا کا اختیار نہیں چلتا تھا۔ (101-iii) ہیروڈوٹس مزید لکھتا ہے کہ یہ ”انڈین“ وادی سندھ کے رہنے والے (Inhabitants of Indus Valley) ان تمام قوموں سے تعداد سے زیادہ ہے جن سے ہماری شناسائی ہوئی ہے اور انہوں نے تمام قوموں سے زیادہ خراج ادا کیا جو کہ

360 ٹیلنٹ (Talent) سونے کا بورہ (Gold Dust) تھا۔ دارا کا ”انڈیا“ کے اس حصے (Indus Valley) پر اتنا اختیار تھا (شاید ہیروڈوٹس کی دانست میں یہ ہی انڈیا تھا) کہ اس اسکاٹیکس کی سربراہی میں دریائے سندھ زیریں حصے سے آگے سمندر کی طرف ایک بحری بیڑہ بھیجا تھا جہاں سے وہ مغرب کی طرف روانہ ہو کر اپنے وطن واپس گئے۔ (44-iv) اس کے جانشین زکسز (xerxes) (480 ق) نے یونان کے خلاف جس لشکر کی سربراہی کی تھی اس میں گندھارا اور مغربی پنجاب کے لوگ بھی شامل تھے۔ ہیروڈوٹس کے مطابق (65-66-vii) مغربی پنجاب کے لوگوں نے سوتی کپڑے پہن رکھے تھے اور ان کے پاس بید کے تیر اور بید ہی کے کمان تھے جن کی نوکیں لوہے کی تھیں۔

سکندر اعظم (323-356 ق۔ م) کا حملہ بھی مغربی پنجاب اور سندھ تک محدود تھا۔ ایک خاص نکتہ جو اب تک توجہ حاصل نہیں کر سکا وہ یہ ہے کہ کئی ہندوستانی نام جو یونانی مورخوں نے تحریر کئے ہیں وہ مغربی پنجاب کے لوگوں سے سن کر لکھے گئے تھے اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں مقامی بول چال کیسی ہوتی تھی وہ یقیناً پشپاچی پراکرت زبان کا کوئی خاص روپ ہوگا جو زبان میرے خیال میں مغربی پنجاب اور سندھ کی جدید زبانوں کی بنیاد تھی اس کے علاوہ یہی زبان شمال مغربی سرحد کی داردی زبانوں کو بھی ”بنیاد“ تھی۔

ہندوستانی نام ”پکھا لوتی“ (Pakkahlvati) ”چندر بھاگ“ یا ”چندر گپتا“ میں بعض تبدیلیاں کر کے جس طرح یونانی میں لکھا جاتا ہے، اسی طرح پشپاچی پراکرت کیلئے بھی ضروری ہے۔ (سنسکرت کے لفظ ”امتر گھات“ (Amitraghat) کو یونانی میں تحریر کرتے وقت ”گھ“ کے بجائے ”کھ“ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح ”کاسیا پاپورا“ (Kasyapapura) کی درمیانی ”پ“ کو قائم رکھا جاتا ہے ”کو بھا“ (Kubha) کے اندر جو ”بھ“ ہے اسے ”ف“ میں بدل دیتے ہیں۔ ان کے بعد مختلف اوقات و ادوار میں مختلف قوموں نے ہندوستان پر حملے کئے جن میں سستھیا (Seythians) ”پارتھیا (Parthians)“ کشان (Kushanas) اور ہن (Huns) وغیرہ شامل ہیں، جو شمال مغرب سے آئے اور آخر میں اسی راستے سے یا سندھ کے راستے سے ہندوستان میں مسلمان حملہ آور داخل ہوئے، جن میں محمود اور مغلوں کے لوگ شامل ہیں۔ اسی طرح ہم نے دیکھا کہ جس علاقے میں ہند آریائی زبانوں کے شمال مغربی گروہ کی مقامی زبانیں بولی جاتی تھیں وہ زمانہ قدیم سے باہر سے آنے والوں کے زیر اثر رہا ہے اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس عمل نے ان کے بولنے پر بہت ہی کم اثر کیا ہے ماسوائے مسلمان دور تسلط کے، جس میں بڑے پیمانے پر فارسی الفاظ (بمع عربی الفاظ کے) یہاں کے لفظی خزانے میں شامل ہو گئے ہیں۔ بعض اصلی داردی زبانوں میں کچھ یونانی الفاظ اب تک موجود ہیں مثلاً ”دروٹم“ یعنی چاندی، جو یونانی لفظ کی بگڑی صورت ہے تاہم

سندھی اور لہندا میں ایسی مثالیں نہیں پائی گئیں۔ یہاں تک کہ سندھ کے دریائے ”سندھو“ کا نام بھی تبدیل نہیں ہوا اور ہم قدیم فارسی کے لفظ ”ہندو“ جیسا کوئی اور لفظ نہیں دیکھتے جو دراصل یونانی لفظ ”انڈوس“ اور ہمارے (انگریزی) لفظ ”انڈس“ سے ”انڈیا“ سے بنا ہے۔

لسانیاتی بنیاد یا اصل اور نسل

ان زبانوں کی لسانیاتی اصلیت کے بارے میں زیادہ علم موجود نہیں سندھی کی موجودہ صورت سے پہلے ایک ”اپتھر مسا“ (Apobhramsa) پر اکثر موجود تھی جسے وراچڈا (Virachada) کہا جاتا تھا جس کے بارے میں ہندوستانی ماہر قواعد (Grammarian) مارکنڈ ڈیہ نے کچھ باتیں لکھی ہیں اس کے علاوہ اس علاقے میں کیکا یہ پشاپچی اس پر اکرت کی خاص صورت ہے ہمیں لہندا زبانوں کے علاقوں کی بولیوں میں موجود ”پتھر مسا“ کے کسی بھی روپ کے آثار معلوم نہیں ہیں جو قدیم گندھارا اور کیکا یہ کے علاقوں میں رائج ہو، ماسوا اس کے کہ۔ یہاں کے لوگ تسلسل یا دھرانے کی غرض سے ایک لفظ کو دو بار بولنے کا شوق رکھتے تھے (مثلاً ساو پیسا، کیکیٹی) مگر گندھارا میں ’شہباز گرھی‘ اور ’مانسہرہ‘ کے پاس مہاراجا اشوکا (اندازاً 250 ق۔ م) کے پتھر کے کتبوں پر نقش الفاظ اسی زبان کے ہیں جو اس وقت یہاں کی سرکاری زبان تھی۔ یہ پالی کا ایک لہجہ تھا جو اپنے کئی صوتی خصوصیات کی وجہ سے نمایاں ہے جو آج تک دردی زبانوں میں، لہندا اور سندھی میں دیکھی جاسکتی ہیں (اس سلسلہ میں دیکھئے جی، آر، ای، ایس 1904- ص 725) مزید تفصیلات سندھی اور لہندا سے متعلق حصوں میں ان کے تعارف میں موجود ہیں۔

سندھی زبان کے مخصوص حروف جو سندھی آوازوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ب -	ب (bya) Implosive	بکری، ہلی، پیر، (بکری، ہلی، پیر)
ڈ -	ڈ (dya) Implosive	ڈوں (دو) ڈھ (دس) ڈے (دے)
ج -	ج (jya) Implosive	چھ (زبان) چوں (جامن) چاری (جالی)
ج -	ج (ñj) nasal	وج (ونج۔ جاؤ) جھج (توڑو) اُج (پیاس)
گ -	گ (gya) Implosive	گالہہ (گل۔ بات) گوں (گائے) اگی (آگے)
گت -	گت (ng) nasal (ng)	آگر (انگی) چٹا (چنگا، اچھا) واگٹ (پینگ)
ٹ -	ٹ (nr) nasal	پاٹی (پائی) آٹ (آٹ۔ لاؤ) اچٹ (آنا)

سندھی حروف تہجی میں اردو سے تحریری صورت مختلف مگر آواز یکساں

پ۔ بھ

ت - تھ

ٹ - ٹھ

ٹھ - ٹھ

چ - چھ

ڈ - ڈھ

ڈھ - ڈھ

ڈھ - ڈھ

ڑ - ڑھ

ق - قھ

ک - کھ

ک - کھ

اس کے علاوہ سندھی میں مقرر صورتیں بھی ہیں۔ سندھی کمپیوٹر پر لکھنے کیلئے سندھی فونٹ nb Sindhi سے یا موبائل فون پر multiling کی app سے مدد لی جاسکتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین

email:fahmida.memon@gmail.com

drfahmidahussain@gmail.com

گندھارا سے موہنجوداڑو کا سفر

سرجارج ابراہام گریسن کا یہ کارنامہ تاریخ کے سنہرے حروف سے لکھا گیا ہے کہ انہوں نے برصغیر پاک و ہند میں بولی جانے والی سینکڑوں زبانوں کے حوالے سے تحقیق کا کام بھرپور طریقے سے سرانجام دیا اور اپنی اس انتھک تحقیق کو کئی جلدوں میں چھپوایا جو آج بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اُن کے علم میں جب یہ بات آئی کہ ہندوستان میں 364 سے زیادہ زبانیں اور لہجے بولے جاتے ہیں تو اُن کی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس موضوع پر تحقیق کی جائے۔ ابتداء میں مخالفت کے باوجود وہ اپنے اس مشن پر لگے رہے اور بالآخر حکومت برطانیہ نے اُن کی تجویز سے اتفاق کیا اور 1928ء میں یہ مستند لسانیاتی تاریخ چھپ گئی۔ اُن کی وفات کے بعد آج تک یہ اعزاز کسی اور فرد کے حصے میں نہیں آیا کہ وہ لسانی تنوع کے حوالے سے تحقیق کر سکیں۔ آج کے موجودہ ہندوستان یا پاکستان میں اس پائے کی تحقیق نہیں کی جاسکتی۔ اُن کی یہ تحقیق اگرچہ انگریزی زبان میں تھی اور اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ اس تحقیق کو اُردو میں ترجمہ کیا جائے۔ اس طرح کی تحقیق کا اُردو میں ترجمہ کرنا اس لحاظ سے مشکل ہے کہ مختلف تحقیق اور اصطلاحوں کو اُردو میں ترجمہ کرنا جان جو کھوں کا کام ہے۔ اس مشکل کام کا بیڑہ پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین نے اپنے سر لیا۔ اور اس کو انتہائی محنت کے بعد سرانجام دے دیا۔ اگرچہ میری پروفیسر صاحبہ سے ملاقات 2005ء میں اُس وقت ہوئی تھی جب پہلی عالمی ہند کو کانفرنس کے ایک کنویز کی حیثیت سے پروفیسر صاحبہ کو پشاور مدعو کیا اور اس کانفرنس میں انہوں نے اپنا کلیدی مقالہ بھی پیش کیا تھا۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد اسلام آباد میں لوک ورثہ کے تحت ایک لسانی کانفرنس میں ملاقات کا موقع 2005ء میں ملا تو انہوں نے اپنی گفتگو میں کہا کہ گریسن کی مشہور زمانہ تحقیقی کتاب Linguistic Survey of India کی ایک جلد کا ترجمہ اُردو میں کر رکھا ہے جو 10 سال قبل ایک وفاقی ادارے کو اس غرض سے بھیجا تھا تا کہ اسے چھپوانے کا اہتمام کیا جائے جو بوجہ اس کتاب کو شائع کرنے سے قاصر رہے تو انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ گندھارا ہند کو بورڈ اس کتاب کو شائع کر لے تو یہ ہماری لسانی تاریخ کے لئے خوش آئند اقدام ہوگا کہ اس سے ہمارے وہ لوگ اور محققین فائدہ اٹھائیں گے جو انگریزی زبان سے

نابلد ہیں۔ میں نے فوراً اس بات کی حامی بھری کہ آپ یہ مسودہ بھجوائیں تو ہم کمیٹی میں اس پر غور و خوض کر کے آپ کو جواب دیں گے۔ اسی دوران ڈاکٹر عدنان گل اور اُن کی بہن ڈاکٹر ترین گل نے بھی اس امر کا اظہار کیا کہ پروفیسر فہمیدہ حسین کی کتاب کو چھپوانے کا اہتمام گندھارا ہندکو بورڈ کرے۔ جب پروفیسر صاحبہ کا مسودہ موصول ہوا تو اس کو پڑھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اتنے مشکل کام کو پروفیسر صاحبہ نے سرانجام دے دیا ہے اور اب گندھارا ہندکو بورڈ کے لئے یہ اعزاز ہوگا کہ ایسے مستند کام کو چھاپا جائے۔ اس انتہائی مشکل کتاب کی اشاعت میں گندھارا ہندکو اکیڈمی کے نعمان قیوم اور ثاقب حسین نے بھرپور دلچسپی کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کے ذریعے اس کتاب کی چھپائی کو ممکن بنایا۔ اس سلسلے میں گندھارا ہندکو اکیڈمی کے محمد فاروق بھی تعریف کے قابل ہیں کہ اُن کے تکنیکی مشوروں کے بعد اس کتاب کی اشاعت ممکن ہوئی۔ برصغیر کی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ کے نام سے کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس ترجمے نے Linguistic Survey of India کی جلد 8 کا حق ادا کر دیا ہے۔

محمد ضیاء الدین

جنرل سیکریٹری،

گندھارا ہندکو بورڈ پشاور

Linguistic Survey of India II جلدوں کی تفصیل

- 1- جلد اول:- حصہ اول: تعارف
- حصہ دوم: الفاظ کا موازنہ اور تقابلی لغت
- 2- جلد دوم:- مان کھمیر (Man Khmer) اور سیامی-چینی خاندان (بمع کھاسی اور تھائی)
- 3- جلد سوم:- تبتی اور برمی خاندان
- حصہ اول: عمومی تعارف، تبتی لہجے، ہمالیاتی لہجے اور شمال آسامی گروہ
- حصہ دوم: کوکی-چن (Kuki-Chin) اور برمی گروہ
- 4- جلد چہارم:- منڈا اور دراوڑی گروہ
- 5- جلد پنجم:- ہند آریائی خاندان (مشرقی گروہ)
- حصہ اول: بنگالی اور آسامی
- حصہ دوم: پہاڑی اور اڑیا
- 6- جلد ششم:- ہند آریائی خاندان، وسطی گروہ (مشرقی ہندی)
- 7- جلد ہفتم:- ہند آریائی خاندان، جنوبی گروہ (مراٹھی)
- 8- جلد ہشتم:- ہند آریائی خاندان، شمال-مغربی گروہ
- حصہ اول: سندھی اور لہندا
- حصہ دوم: داردی یا پشچالی زبانیں (بمع کشمیری)
- 9- جلد نہم:- ہند آریائی خاندان، مرکزی یا درمیانی گروہ
- حصہ اول: مغربی ہندی اور پنجابی
- حصہ دوم: راجستھانی اور گجراتی
- حصہ سوم: بھیل زبانیں جن میں خاندانی (Kandesi)، بنجاری، لہانی (Labhani) اور
- بہروپیا (Bahrupia) وغیرہ شامل
- حصہ چہارم: پہاڑی زبانیں اور گجری
- 10- جلد دہم:- ایرانی خاندان
- 11- جلد یازدہم:- خانہ بدوش (Cypsy) زبانیں

برصغیر کی زبانوں کا لسانیاتی جائزہ
(Linguistic Survey of India)

جلد: 8

حصہ: اول

ہند آریائی خاندان، شمال مغربی گروہ

سر جارج ابراہام گرین

مترجم:

پروفیسر ڈاکٹر فہمیدہ حسین